بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

احکام طہارت ونجاست

مؤلف

مولانا محمد ابراہیم عاجز قادری

مدظلہ العالی

امیرِ تبلیغِ اسلامی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مکتبۃ الاسلام

قیمت: 30 روپے

قادری منزل 5/36 سوڈیوال کالونی ملتان روڈ لاہور

0331-4881003
0334-7392411
0333-8475677

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	طہارت کے چار درجے	3	25	محدث کسے کہتے ہیں؟	19
2	ایمان کے چار درجے	4	26	توجہ فرمائیں	20
3	اخیر درجہ کی پاکیزگی	5	27	نجاست حکمیہ سے متعلق چند ضروری احکام	20
4	طہارت آدھا ایمان ہے	7	28	مستعمل پانی کسے کہتے ہیں؟	20
5	شرح غزالی	7	29	بے دھلا ہونے سے کیا مراد ہے؟	21
6	نجاست کی اقسام	8	30	قلیل پانی سے کیا مراد ہے؟	22
7	نجاست حقیقی سے کیا مراد ہے؟	8	31	کثیر پانی سے کیا مراد ہے؟	22
8	نجاست حکمی سے کیا مراد ہے؟	9	32	دہ دردہ سے کیا مراد ہے؟	22
9	نجاست حقیقی کی اقسام	9	33	مستعمل پانی کے احکام	23
10	نجاست غلیظہ کا شرعی حکم	9	34	وضو وغسل کے قابل نہیں	23
11	درہم سے کیا مراد ہے؟	10	35	بامر مجبوری رعایت	24
12	نجاست غلیظہ کی چند مثالیں	11	36	نابالغ کا حکم	25
13	توجہ کیجیے	11	37	حیض ونفاس والی کا حکم	25
14	مُردار سے کیا مُراد ہے؟	12	38	مستعمل پانی مسجد میں گرانا حرام ہے	26
15	نجاست خفیفہ کا شرعی حکم	13	39	پینا مکروہ ہے	26
16	نجاست خفیفہ کی چند مثالیں	14	40	احتیاط کیجیے	26
17	حلال اور حرام پرندوں کی پہچان	14	41	آٹا اور سالن مکروہ ہو جاتا ہے	27
18	کیا طوطا حلال پرندہ ہے؟	14	42	مستعمل پانی کو وضو وغسل کے قابل بنانے کا طریقہ	28
19	سات ضروری باتیں	15	43	جسمانی طہارت کی اقسام	29
20	چند پاک چیزوں کا بیان	16	44	طہارت حقیقی سے کیا مراد ہے؟	29
21	توجہ فرمایئے	18	45	طہارت حکمی سے کیا مراد ہے؟	29
22	نجاست حکمی کی اقسام	19	46	طہارت حکمی کی اقسام	29
23	حدث اصغر کسے کہتے ہیں؟	19	47	مقتدی کا اثر امام پر	30
24	حدث اکبر کسے کہتے ہیں؟	19	48	شرح حدیث	30

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ o (پ۲ البقرۃ ۲۲۲)

ترجمہ: بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔ ﴿کنزالایمان﴾

اِس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہُوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جہاں بہت توبہ و اِستِغفار کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے وہاں پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو بھی دوست رکھتا ہے۔

طہارت کا لُغوی معنیٰ نظافت و پاکیزگی ہے اور شرعی معنیٰ گندگی اور ناپاکی دُور کرنا ہے۔ گندگی روحانی بھی ہوتی ہے اور جسمانی بھی۔ لہٰذا طہارت بھی روحانی اور جسمانی ہوتی ہے۔ چُنانچہ

طہارت کے چار درجے

حُجَّۃُ الْاِسلام سیِّدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی ارشاد فرماتے ہیں، طہارت کے چار مراتب ہیں:

1. ظاہر بدن کو حَدَث (یعنی حُکمی نَجاست) سے اور خُبث (یعنی حقیقی نَجاست)

سے اور فُضَلات (وہ جنہیں بدن سے دُور کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ مثلاً زیرِ ناف بال، لمبے ناخن اور میل کُچیل وغیرہ) سے پاک کرنا۔

❷ ظاہری اعضاء کو گناہوں اور خطاؤں (مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی گلوچ، بدنگاہی، اَمانت میں خِیانت، حرام کھانے پینے پہننے، شراب نوشی، بدکاری، ظلم وستم چوری اور ڈاکہ زنی جیسے گناہوں) سے پاک کرنا۔

❸ دل کو اخلاقِ مَذْمومہ اور خصائلِ ناپسندیدہ (مثلاً حُبِّ دنیا، تکبّر ورِیا، بُغض وکینہ، بخل ومکر، حرص وحسد اور خُود پسندی وناشکری جیسے بُرے اخلاق) سے پاک کرنا۔

❹ باطن کو ماسِوَی اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے سِوا ہر شے) سے پاک کرنا (کہ دل میں اللہ تعالیٰ کے سِوا کسی کا خیال تک نہ آئے) اور یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور صدّیقین کی طہارت ہے۔

ایمان کے چار مقامات

مزید ارشاد فرماتے ہیں:

یہ (چاروں) ایمان کے مقامات ہیں اور ہر مقام کا ایک درجہ ہے اور انسان اُوپر والے درجہ پر ہرگز نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ اُس سے نچلے درجہ کو حاصل نہ کرلے۔ تو بندہ باطن کو اخلاقِ مَذْمومہ سے پاک کرنے اور صفاتِ محمودہ سے مَعْمور کرنے کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکے گا جب تک دل کو بُرے اخلاق سے پاک نہ کرلے گا اور اُسے

اچھی عادات سے معمور نہ کرلے گا۔اور (اِسی طرح) وہ دل کی طہارت کے درجہ تک نہیں پہنچ سکے گا جب تک ظاہری اعضاء کو مَنا ہی (یعنی اللہ کے مَنع کردہ کاموں کے اِرتکاب) سے پاک نہ کرلے گا اور اُنہیں طاعات (یعنی اللہ کی فرمانبرداری والے کاموں) میں مصروف نہ رکھے گا۔غرضیکہ جس قدر مقصود عزیز اور برگُزیدہ ہوتا ہے اُسی قدر اُس کے حصول کا طریقہ مشکل اور طویل تر ہوتا ہے اور اِس (راستے) میں (خطرناک) گھاٹیاں بہت ہوتی ہیں۔تو یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ یہ اُمور (یعنی درجات) صرف آرزو کرنے سے حاصل ہوجائیں گے اور بغیر محنت وکوشش کے بآسانی موصول ہوجائیں گے۔(ہرگز نہیں، ہرگز نہیں)۔ہاں! جس کی چشمِ دل اِن درجات کے فرق کو دیکھنے سے اندھی ہوتی ہے۔وہ سوائے پہلے درجہ کی (یعنی ظاہری بدن کا نَجاستوں سے) طہارت کے سوا دیگر مراتبِ طہارت کو نہیں سمجھتا، جو دیگر درجات کی نسبت ایسے ہے جیسے مَغز کا چِھلکا۔ [1]

اخیر درجہ کی پاکیزگی

"کیمیائے سعادت" میں اِس بارے میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

بدن اور کپڑے کی طہارت اور پاکیزگی جس کی طرف لوگ مُتَوَجِّہ ہیں۔ اور جس میں سبھی کوشش اور محنت کرتے ہیں، یہ اخیر درجہ کی پاکیزگی ہے۔اِس کی طرف

[1] احیاء العلوم کتاب اسرارالطہارۃ ج ۱ ص ۱۷۹،۱۸۰

مُتَوَجِّہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ (باقی) تمام طہارتوں سے یہ آسان ہے اور نفس بھی اِس سے خُوش ہوتا ہے اور آرام پاتا ہے اور لوگ بھی اِس ظاہری پاکیزگی کو دیکھتے ہیں اور اِسی سے آدمی کو زاہد جانتے ہیں۔ اِس وجہ سے لوگوں کے لیے یہ آسان ہے لیکن حَسَد، کِبر، رِیا، حُبِّ دنیا (جیسی برائیوں) سے دل کی پاکی اور گناہوں سے بدن کی پاکی (چونکہ) اِس میں نفس کا کچھ حصہ نہیں یعنی نفس کو اِس میں کچھ مزہ نہیں آتا اور مخلوق کی نظر اِس (طہارت) پر نہیں پڑتی، اِس لیے کہ یہ باتیں خدا کے دیکھنے کی ہیں، مخلوق کے دیکھنے کی نہیں۔ اِسی وجہ سے اِن کی طرف ہر کوئی رَغبت نہیں کرتا۔

ظاہری طہارت اگرچہ اخیر درجہ کی طہارت ہے مگر پھر بھی اِس کی بڑی فضیلت اور شان ہے۔ بشرطیکہ آدابِ طہارت بجالائے، وسوسہ اور اِسراف کو دَخل نہ دے۔ اگر اِنہیں دخل دیا تو وہ طہارت مکروہ ہو جائے گی بلکہ طہارت کرنے والا گناہ گار ہو جائے گا۔

مزید ارشاد فرماتے ہیں:

طہارت کا چوتھا درجہ کپڑے اور بدن کو نَجاست سے پاک رکھنا ہے۔ تاکہ رُکوع وسُجود وغیرہ ارکانِ نماز سے وہ آراستہ ہوں۔ یہ مسلمانوں کی طہارت کا درجہ ہے۔ اِس لیے کہ مسلمان اور کافر میں عملی طور پر نماز سے فرق ہوتا ہے اور یہ طہارت بھی نصف ایمان ہے۔ [1]

[1] کیمیائے سعادت رکن اول در عبادات ست اصل سیم در طہارت ست ص ۱۲۰، ۱۲۱

طہارت آدھا ایمان ہے

کُل انبیاء کے سرور، شفیعِ روزِ محشر، محبوبِ ربِّ اکبر جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ آطہر ہے:

اَلطُّھُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ [1] ترجمہ: طہارت آدھا ایمان ہے۔

محترم بھائیو اور بُزرگو! یاد رکھیے! ایمان کے مذکورہ بالا چاروں درجات میں طہارت و پاکیزگی نصف ایمان ہے ہمیں چاہیے کہ صرف ایک درجہ کی طہارت پر انحصار نہ کریں بلکہ ظاہر بدن کی طہارت کے ساتھ ساتھ اپنے اعضائے بدن کو خدائے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کی نافرمانی کی نُحوست سے پاک کریں اور اِنہیں اُس کی اطاعت وفرمانبرداری کی برکت سے آراستہ کریں۔ نیز اپنے دلوں کو بُرے اخلاق اور ناپسندیدہ عادات سے پاک رکھنے اور اُنہیں اچھی صفات و پسندیدہ خصائل سے معمور کرنے کے لیے خوب محنت وکوشش کریں کہ مذکورہ حدیثِ پاک کا مقصود فقط ظاہری بدن کی طہارت نہیں۔ چُنانچہ

شَرحِ غزالی

حُجَّۃُ الْاِسْلام سیِّدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی مذکورہ حدیثِ پاک کی شرح میں ارشاد فرماتے ہیں:

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ج ۳ ص ۲۸۴ حدیث ۳۴۲۳، شعب الایمان للبیہقی باب ۱۰ ج ۱ ص ۴۳۶ حدیث ۶۳۱

اہم اُمور میں باطنی طہارت ہے اور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادِ مبارک اَلطُّھُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ سے یہ مُراد بعید معلوم ہوتی ہے کہ انسان اپنے ظاہر کو تو پانی بہا کر صاف وشفاف کر لے اور باطن پلیدی ونجاست سے آلودہ رہے۔ یہ ہرگز مطلوب نہیں، یہ ہرگز مطلوب نہیں۔ [1]

نَجاست کی اَقسام

محترم بھائیو اور بُزرگو! طہارت نَجاست کی ضِد ہے اور نَجاست کی دو اقسام ہیں:

1. نجاستِ حقیقی جسے خُبْث کہتے ہیں۔
2. نجاستِ حُکمی جسے حَدَث کہتے ہیں۔

نجاستِ حقیقی سے کیا مُراد ہے؟

نجاستِ حقیقی کو نجاستِ ظاہری اور نجاستِ حِسّی بھی کہا جاتا ہے۔ اِس سے مُراد وہ تمام ناپاک اشیاء جو وجودِ حِسّی رکھتی ہیں (جیسے بدن سے خارج ہونے والی ناپاک اشیاء مثلاً پاخانہ، پیشاب، منی، مذی، ودی، بہتا خون، منہ بھر قے اور پیپ وغیرہ

[1] احیاء العلوم کتاب اسرار الطہارۃ ج ۱ ص ۱۷۹

نَجاستِ حُکمی سے کیا مُراد ہے؟

نجاستِ حُکمی سے مُراد بے وُضو یا بے غُسل ہونا ہے یعنی بدن پر نَجاست دکھائی تو نہیں دیتی نہ محسوس ہوتی ہے مگر شریعت ناپاکی کا حکم لگاتی ہے۔

نوٹ اِس کتابچہ میں جہاں جہاں بے غسل ہونے کے الفاظ آئے ہیں اُس سے مُراد وہ شخص ہے جس پر شرعاً غسل کرنا فرض ہو جیسے جُنُبی اور حیض یا نفاس سے فارغ ہونے والی عورت۔

نَجاستِ حقیقی کی اَقسام

نجاستِ حقیقی کی دو اقسام ہیں:

❶ نجاستِ غلیظہ جس کا حکم سخت ہے ❷ نجاستِ خفیفہ جس کا حکم ہلکا ہے

نجاستِ غلیظہ کا شرعی حکم

نجاستِ غلیظہ کا حکم درج ذیل ہے:

❶ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اُس کا دُور کرنا فرض ہے، اگر اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی اور اگر جان بوجھ کر پڑھی تو گناہ بھی ہوگا اور اگر بہ نیتِ اِستخفاف (یعنی نماز کو ہلکا وحقیر سمجھتے ہوئے اِس حالت میں نماز پڑھتا) ہے تو کافر ہو جائے گا۔ (مَعَاذَ اللہ)

❷ اگر کپڑے یا بدن پر درہم کے برابر لگ جائے تو اُس کا دُور کرنا واجب ہے کہ اگر اِسی حالت میں نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوگی یعنی ایسی نماز کا لوٹانا واجب ہوگا اور اگر جان بوجھ کر پڑھی تو گناہ بھی ہوگا۔ [1]

❸ اگر کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے کم لگے تو اُس کا دُور کرنا سُنّت ہے کہ اگر اِسی حالت میں نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی مگر خلافِ سُنّت ہوگی اور اُس کا لوٹانا بہتر ہے۔ [1]

درہم سے کیا مُراد ہے؟

اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر وغیرہ تو درہم کے برابر یا کم یا زیادہ کے معنیٰ یہ ہیں کہ وزن میں اُس کے برابر یا کم یا زیادہ ہو اور درہم کا وزن شریعت میں اِس جگہ ایک مِثقال یعنی $4\frac{1}{2}$ ماشے (4.374 گرام) ہے۔ اور زکوٰۃ میں تین ماشہ $1\frac{1}{5}$ رتی (3.0618 گرام) ہے۔

اگر نجاست پتلی ہو جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مُراد اُس کی لمبائی چوڑائی ہے۔ اور شریعت نے اِس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی ہے یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اُس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اُس سے زیادہ پانی نہ رُک سکے۔ اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اُتنی مقدار کا درہم سمجھا جائے۔ [2]

[1] ، [2] ماخوذ از بہار شریعت حصہ دوم کتاب الطہارۃ نجاستوں کے متعلق احکام ج ۱ ص ۱۳۱

نجاستِ غلیظہ کی چند مثالیں

❶ انسان کے بدن سے نکلنے والی ایسی چیز کہ جس سے غُسل یا وُضو واجب ہو جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، حیض و نفاس و استحاضہ کا خون، منی، مذی، ودی۔ [1]

توجّہ کیجیے

دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاستِ غلیظہ ہے، یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے، محض غلط ہے۔ [1]

امامِ اہلِ سُنّت، اعلیٰحضرت اَلشّاہ امام احمد رِضا خان مُحَدِّثِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

"آدمی کا بچہ ایک دن کا ہو، اُس کا پیشاب ناپاک ہے اگرچہ لڑکا ہو" [2]

❷ شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا وہ اگر منہ بھر ہے تو نجاستِ غلیظہ ہے (اور اگر منہ بھر سے کم ہے تو پاک ہے)۔ [1]

❸ دُکھتی آنکھ (یعنی آشوبِ چشم) سے نکلنے والا پانی۔ [1]

❹ کان، ناف یا پِستان سے دَرْد کے ساتھ نکلنے والا پانی۔ [1]

---

[1] ماخوذ از بہار شریعت حصہ دوم کتاب الطہارۃ نجاستوں کے متعلق احکام ج ۱ ص ۱۳۱، ۱۳۲

[2] فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۵۵۶

۵ خُشکی کے ہر جانور کا بہتا خون۔ [1]

۶ مُردار کا گوشت اور چربی۔ [1]

مُردار سے کیا مُراد ہے؟

وہ جانور جس میں بہتا ہُوا خون ہوتا ہے، اگر بغیر ذبحِ شرعی کے مرجائے وہ مُردار ہے، اِسی طرح مشرک و مُرتد کا ذبح کیا ہُوا، اگرچہ حلال جانور ہو وہ مُردار ہے کہ اُس کا گوشت پوست سب ناپاک ہے۔ [1]

۷ خنزیر کی ہر چیز کہ یہ نَجِسُ الْعَیْن ہے [1] (لہٰذا اِس کا گوشت، چکنائی، ہڈی، دانت، بال، کھال وغیرہ سب نجاستِ غلیظہ ہیں)

۸ حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، گیدڑ، بجّو، لومڑی، بلّی، چوہا، گدھا، خچر، ہاتھی، ریچھ، بندر اور خنزیر وغیرہ کا پاخانہ اور پیشاب۔ [1]

۹ گھوڑے کی لید۔ [1]

۱۰ ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے، بھینس کا گوبر اور بکری، اونٹ کی مینگنی۔ [1]

۱۱ جو پرندے اونچا نہ اڑتے ہوں اُن کی بیٹ جیسے مرغی اور بطخ خواہ چھوٹی ہو یا بڑی۔ [1]

۱۲ ہاتھی کی سونڈ کی رطوبت (یعنی تری)۔ [1]

۱۳ کتے، شیر، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لُعاب (یعنی تھوک)۔ [1]

[1] ماخوذ از بہار شریعت حصہ دوم کتاب الطہارۃ نجاستوں کے متعلق احکام ج ۱ ص ۱۳۲

۱۴ سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اُس جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے اگرچہ ذبح کیے گئے ہوں یونہی اُن کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو۔ [1]

۱۵ ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سیندھی۔ [1]

سیندھی کھجور کے درخت کا رس کہلاتا ہے جو نشہ آور ہوتا ہے اور تاڑی تاڑ کے درخت جو کھجور کے درخت کی طرح ہوتا ہے کا دودھ کہلاتا ہے جو نشہ آور ہوتا ہے۔

یاد رکھیے! ہر قسم کی شراب مثلِ پیشاب ناپاک ہے۔ [2]

نجاستِ خفیفہ کا شرعی حکم

نجاستِ خفیفہ کا حکم درج ذیل ہے:

۱ کپڑے کے جس حصہ میں یا بدن کے جس عُضو میں لگ جائے اگر اُس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگ جائے تو دامن کی چوتھائی سے کم ہے یا آستین میں لگ جائے تو اُس کی چوتھائی سے کم ہے، اسی طرح ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اِس سے نماز ہو جائے گی۔ [1]

۲ کپڑے کے جس حصہ میں یا بدن کے جس عُضو میں لگ جائے اگر اُس کی پوری چوتھائی کے برابر ہے (یا اِس سے زیادہ ہے) تو بے دھوئے نماز نہیں ہوگی۔ [1]

[1] ماخوذ از بہار شریعت حصہ دوم کتاب الطہارۃ نجاستوں کے متعلق احکام ج ۱ ص ۱۳۱، ۱۳۲

[2] فتاوی رضویہ ج ۲۴ ص ۱۹۳

نَجاستِ خَفیفہ کی چند مثالیں

❶ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ، خرگوش وغیرہ) اُن کا پیشاب۔ [1]

❷ گھوڑے کا پیشاب۔ [1]

❸ جن پرندوں کا گوشت حرام ہے خَواہ شکاری ہوں یا نہیں (جیسے کوّا، چیل، شِکرا، باز، اُلّو، گِدھ وغیرہ) اُن کی بیٹ۔ [1]

حلال اور حرام پرندوں کی پہچان

ایسا پرندہ جس میں بہنے والا خون ہو وہ دو وجہ سے حرام ہوتا ہے:

❶ چَنگل سے شکار کرنا یعنی پنجہ کے دھاردار ناخنوں سے شکار کرنے والا پرندہ یا

❷ مُردار خور یعنی مُردار کھانے والا پرندہ۔ جس پرندہ میں یہ دو خصلتیں نہ ہوں وہ حلال ہے۔ جیسا کہ مرغی اور کبوتر کہ اُن کے پنجہ تو ہوتا ہے مگر وہ اُس سے شکار نہیں کرتے اور نہ وہ مُردار کھاتے ہیں، لہٰذا وہ حلال ہیں۔ [2]

کیا طوطا حلال پرندہ ہے؟

جی ہاں۔ [3]

---

[1] ماخوذ از بہار شریعت حصہ دوم کتاب الطہارۃ نجاستوں کے متعلق احکام ج ۱ ص ۱۳۲

[2] فتاوی نوریہ ج ۳ ص ۴۱۱ [3] فتاوی مصطفویہ ص ۴۳۴

کئی لوگ طوطے کو اِس وجہ سے حرام کہتے ہیں کہ یہ پنجہ سے پکڑ کر کھانے والا ہے۔اُن کا یہ قانون خُود ساختہ ہے ۔شرعی لحاظ سے پنجہ سے پکڑ کر کھانے والا حرام نہیں بلکہ پنجے کے تیز ناخنوں سے شکار کرنے والا پرندہ حرام ہے جبکہ اُس میں بہنے والا خون ہو۔اور طوطا نہ چنگل سے شکار کرتا ہے اور نہ مُردار خور ہے،لہٰذا یہ حلال ہے ۔علاوہ ازیں ہر طوق دار پرندہ حلال ہے اور طوطا بھی طوق دار ہے تو اِس لحاظ سے یہ بھی حلال ہُوا۔ [1]

آٹھ ضروری باتیں

❶ نجاستِ خفیفہ اور غلیظہ کے الگ الگ جو احکام بیان ہوئے ہیں، یہ اُس صورت میں لاگو ہوں گے کہ جب نجاست بدن یا کپڑے میں لگے اور اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ وہ چیز ساری کی ساری ناپاک ہو جائے گی اگرچہ نجاست کا ایک قطرہ گرے۔

❷ مذکورہ حکم اُس پتلی چیز کے لیے ہے جو حدِّ کثرت پر یعنی وہ دردہ یا جاری نہ ہو۔ یعنی وہ پتلی چیز جس جگہ یا برتن میں ہے، اُس میں اُس کی لمبائی چوڑائی سو ہاتھ سے کم ہو[2] یا اِس طرح بہہ رہی ہو کہ اگر اُس میں تنکا ڈالا جائے تو وہ اُسے بہا کر نہ لے جائے

❸ کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاستِ غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر

[1] فتاویٰ نوریہ ج ۳ ص ۴۱۱ [2] ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ دوم کتاب الطہارۃ نجاستوں کے متعلق احکام ج ۱ ص ۱۳۱

اُس کا مجموعہ درہم کے برابر ہے تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور درہم سے زائد ہے تو زائد سمجھی جائے گی۔ [1]

۴ مذکورہ صورت میں نجاستِ خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔ [1]

۵ نجاستِ غلیظہ اگر نجاستِ خفیفہ میں مل جائے تو کُل غلیظہ کے حکم میں ہے۔ [1]

۶ ہر چوپائے کی جُگالی کا وہی حکم ہے جو اُس کے پاخانے کا ہے۔ [1،2]

۷ ہر جانور کے پِتّے کا وہی حکم ہے جو اُس کے پیشاب کا ہے یعنی حرام جانوروں کا پِتّا نجاستِ غلیظہ اور حلال جانوروں کا نجاستِ خفیفہ ہے۔ [1،2]

۸ ہر پرندے کی قے کا وہی حکم ہے جو اُس کی بیٹ کا ہے۔ قے سے مُراد وہ کھانا پانی وغیرہ جو پوٹے (یعنی معدے) سے ہو کر آئے اگر حلق سے واپس آیا تو وہ جُوٹھے کے حکم میں ہے۔ [3]

چند پاک چیزوں کا بیان

۱ بدن سے ایسی چیز نکلے جو ناقضِ وُضو نہیں جیسے تھوک، رِینٹھ، کھنکار، پسینہ، دودھ وغیرہ [4]

۲ بچوں کے منہ سے نکلنے والی رال [4]

۳ جو حلال پرندے اُونچا اُڑتے ہیں جیسے کبوتر، چڑیا، مُرغابی، فاختہ، ہُدہُد، طوطا، مینا وغیرہ اُن کی بیٹ۔ [1]

۴ چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب۔ [1]

۵ مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں کا خون۔ [1]

---

[1] ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ دوم کتاب الطہارۃ نجاستوں کے متعلق احکام ج ۱ ص ۱۳۲ [2] فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۳۹۱
[3] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۳۹۰ [4] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۱ ص ۲۶۵ تا ۲۶۸

۶ مچھر، کھٹمل اور جُوں کا خون۔ [1]

۷ خچر اور گدھے کا لُعاب اور پسینہ۔ [1] ۸ کُتّے کا بدن۔ [2]

نوٹ کُتّا اگر بدن یا کپڑے سے چُھو جائے اگرچہ اُس کا جسم گیلا ہو تو بدن یا کپڑا ناپاک نہ ہوگا، البتہ اگر اُس کے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے۔ یاد رکھیے! کُتّا نَجِسُ الْعَیْن نہیں۔ لہٰذا اُس کا جسم پاک ہے، البتہ اُس کا لُعاب ناپاک ہے۔ [1]

۹ گوشت، تلّی، کلیجی میں جو خون نکلنے سے رہ گیا۔ البتہ یہ چیزیں بہتے خون میں آلودہ ہو جائیں تو اُس بہتے خون کی وجہ سے ناپاک کہلائیں گی کہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔ [1]

۱۰ جو گوشت سڑ گیا اگرچہ بدبو لے آیا ہو۔ [1]

۱۱ سوائے خنزیر کے ہر حلال وحرام حتّٰی کہ مُردار جانور کے دانت، ہڈیاں، سینگ، بال پاک ہیں البتہ مُردار کی کھال ناپاک ہے مگر وہ سُکھانے یا رنگنے کے بعد پاک ہو جاتی ہے۔ البتہ مُردار جانور کی چربی اگر ہڈیوں پر لگی ہے تو جس حصہ پر لگی ہے وہ ناپاک کہلائے گی اور مُردار جانور کی کھال سُکھانے یا رنگنے سے پاک ہوگی، خواہ اُس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا میں سُکھا لیا ہو اور اُس کی تمام رُطوبت فنا ہو کر بدبو جاتی رہی ہو۔ [3] (یعنی اُس کے گلنے سڑنے کا اندیشہ نہ رہے)

---

[1] ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ دوم کتاب الطہارۃ نجاستوں کے متعلق احکام ج ۱ ص ۱۳۲، ۱۳۳

[2] فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۴۱۲ [3] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۴۷۱، ج ۲۱ ص ۶۲۰

بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۳۳، ۱۳۶

۱۲ پاخانہ پر سے مکھیاں اُڑ کر کپڑے پر بیٹھیں تو کپڑا ناپاک نہ ہوگا۔ [1]

۱۳ پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں جو سوئی کی نوک کے برابر ہوں وہ اگر بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو وہ ناپاک نہ ہوں گے۔ [1]

۱۴ جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا۔ [1]

۱۵ راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اُس کا ناپاک ہونا معلوم نہ ہو۔ تو اگر وہ پاؤں یا کپڑے میں لگ جائے اور بے دھوئے نماز پڑھ لی تو نماز ہوگئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔ [1]

۱۶ سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا اور زمین سے چھینٹیں اُڑ کر کپڑے یا بدن میں لگیں اور بے دھوئے نماز پڑھ لی تو نماز ہوگئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔ [1]

۱۷ ناپاک چیزوں کا دھواں اور راکھ پاک ہے۔ [1]

توجّہ فرمایئے

ہر حلال چیز پاک تو ہوتی ہے مگر ہر پاک چیز کا حلال ہونا ضروری نہیں مثلاً مچھلی کے علاوہ دیگر دریائی جانور حلال نہیں مگر وہ پاک ہیں۔ اسی طرح ناپاک چیز حرام تو ہوتی ہے مگر ہر حرام چیز کا ناپاک ہونا ضروری نہیں جیسا کہ سڑا ہوا گوشت پاک ہے مگر اُس کا کھانا حرام ہے۔

[1] ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ دوم کتاب الطہارۃ ج ۱ ص ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴

نَجاستِ حُکمی کی اَقسام

نجاستِ حکمی کی دو اَقسام ہیں:

❶ حَدَثِ اصغر ❷ حَدَثِ اکبر

حَدَثِ اَصغر کسے کہتے ہیں؟

جن چیزوں سے صرف وُضو لازم آتا ہے، اُن میں سے کسی چیز کے پائے جانے کے بعد طہارت حاصل کرنے سے پہلے کی حالت کو حدثِ اصغر کہتے ہیں۔ مثلاً پیشاب پاخانہ کرنا، ریح کا خارج ہونا، خون یا پیپ کا بہنا، منہ بھر قے کا آنا وغیرہا

حَدَثِ اکبر کسے کہتے ہیں؟

جن چیزوں سے غُسل فرض ہوتا ہے، اُن میں سے کسی چیز کے پائے جانے کے بعد طہارت حاصل کرنے سے پہلے کی حالت کو حدثِ اکبر کہتے ہیں مثلاً منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جُدا ہو کر عُضو سے نکلنا، عورت کا حیض ونفاس سے فارغ ہونا۔

مُحدِث کسے کہتے ہیں؟

جس سے حَدَث واقع ہو خواہ وہ حدثِ اصغر ہو یا حدثِ اکبر۔ یعنی بے وُضو اور بے غُسل شخص مُحدِث ہے۔ لیکن عُرفِ عام میں بے وُضو شخص کو مُحدِث کہا جاتا ہے۔ اور بے غُسل شخص کو جُنبی کہتے ہیں۔

توجّہ فرمائیں

نَجاستِ حکمیہ (کا حکم) نجاستِ حقیقیہ سے زیادہ سخت ہے۔اِس لیے کہ نجاستِ حقیقیہ سے تو بقدرِ درہم یا چوتھائی سے کم معاف ہے اور نجاستِ حکمیہ میں ایک ذرّہ کے برابر بھی معاف نہیں ۔تو اگر کوئی (فرض) غسل (ادا) کرے اور ایک بال بھی دُھلنے سے رہ جائے کہ جس پر پانی نہ بہا ہو تو اُس کا غُسل (ادا) نہ ہُوا وہ اب بھی جُنُب (یعنی بے غسل) ہے۔ [1]

نجاستِ حکمیہ سے متعلق چند ضروری اَحکام

بے وُضو یا بے غسل شخص کے جسم کا کوئی حصہ کسی پاک چیز خواہ وہ خُشک ہو یا تر سے چُھو جائے تو اِس میں کوئی حرج نہیں ۔اِس وجہ سے وہ پاک چیز ناپاک نہیں ہوتی۔

مُستَعمَل پانی کسے کہتے ہیں؟

عاقِل و بالِغ بے وُضو شخص کے وہ اعضاء جن کا وُضو میں دھونا فرض ہے اور بے غسل آدمی کا تمام بدن اور منہ اور ناک کے اندر کا وہ حصہ جس میں پانی پہنچانا فرض ہے۔اگر جان بوجھ کر یا انجانے میں اِن میں سے کوئی ذرۂ بدن مثلاً انگلی، ناخن، یا ناخن کا کنارہ وغیرہ بے دھوئے قلیل پانی سے چُھو جائے تو وہ سارا پانی مستعمل یعنی استعمال شدہ ہو جاتا ہے۔

[1] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۱۴،۵۱۵

پانی مستعمل ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اگر عاقل و بالغ شخص نے اپنے بدن کا دُھلا ہُوا حصہ پھر سے دھونے کی نیت سے قلیل پانی میں ڈالا اور یہ دھونا یعنی ظاہر بدن پر پانی کا استعمال شرعاً ثواب کے کام کے لیے ہو مثلاً باوُضو شخص نے کھانا کھانے کے بعد سنّت کی ادائیگی کی نیت سے ہاتھ دھونے کے لیے پانی میں ڈالے یا پاک آدمی نے جُمعہ یا عیدین یا دیگر اوقاتِ مسنونہ کا غسل کرنے کے لیے سنّت کی ادائیگی کی نیت سے پانی میں ہاتھ ڈالا یا باوُضو آدمی نے بہ نیتِ ثواب دوبارہ وُضو کے لیے پانی میں ہاتھ ڈالا تو وہ قلیل پانی مستعمل ہو جائے گا۔ یہی حکم عاقل و سمجھدار نابالغ بچّے کے لیے بھی ہے۔ [1]

یاد رکھیے! اِس صورت میں محض پانی سے ہاتھ چُھو جانے یا برتن سے پانی نکالنے سے پانی مستعمل نہیں ہوگا بلکہ ثواب کے کام کی ادائیگی کی نیت سے پانی میں ہاتھ ڈالنا قلیل پانی کو مستعمل کرے گا۔

بے دُھلا ہونے سے کیا مُراد ہے؟

عاقل و بالغ بے وُضو شخص کے وہ اعضاء جن کا وُضو میں دھونا فرض ہے اور بے غسل شخص کا تمام بدن اور منہ اور ناک کے اندر کا وہ حصہ جس میں پانی پہنچانا فرض ہے وہ بے دُھلے کہلاتے ہیں۔

[1] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۱۱۴ ج ۳ ص ۲۵۴ ، بہارِ شریعت حصہ دوم کتاب الطہارۃ کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں ج ۱ ص ۱۰۶ ، وقار الفتاویٰ ج ۲ ص ۷

بے وُضو شخص نے وُضو ٹُوٹنے کے بعد اور بے غسل شخص نے غسل فرض ہونے کے بعد مذکورہ بدن میں سے کوئی حصہ دھولیا تو جتنا حصہ دھولیا وہ دُھلا ہُوا ہو گیا۔ جب تک کہ حَدَث واقع نہ ہو۔ مثلاً بے وُضو یا بے غسل شخص نے دونوں ہاتھ گٹّوں تک دھوئے تو وہ دُھلے ہوئے ہو گئے مگر پھر حَدَث واقع ہُوا یعنی پیشاب، پاخانہ یا ریح کا خارج ہونا وغیرہ تو وہ دُھلے ہوئے ہاتھ پھر سے بے دُھلے ہو گئے۔

قلیل پانی سے کیا مُراد ہے؟

وہ پانی جو دہ دردہ یعنی سو ہاتھ سے کم غیر جاری ہو۔ [1]

کثیر پانی سے کیا مُراد ہے؟

وہ پانی جو دہ دردہ ہو یا جاری پانی ہو

دہ دردہ کے مسائل وآحکام

1. دہ دردہ سے مُراد ایسا تالاب، گڑھا یا ٹینکی وغیرہ ہے، جس کی لمبائی چوڑائی کا حاصل ضرب سو ہاتھ ہو یعنی دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا یا بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس۔ [2]
2. اور اگر تالاب، گڑھا یا ٹینکی وغیرہ گول ہو تو اُس کی گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ($35\frac{1}{2}$) ہاتھ ہو۔ [2]

---

[1] فتاوی امجدیہ ص ۱۴ [2] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۷۴، بہارِ شریعت حصہ دوم کتاب الطہارۃ کس پانی سے وضو جائز ہے کس سے نہیں ج ۱ ص ۱۰۵

۳ اور اُس کا پانی اتنا گہرا ہو کہ چُلّو لینے سے زمین نہ کُھلے۔ [1]

۴ یاد رہے! تالاب، گڑھے یا ٹینکی وغیرہ کی پیمائش کا اعتبار نہیں بلکہ اُس میں جو پانی ہے، اُس کی بالائی سطح دیکھی جائے گی کہ اُس کی لمبائی چوڑائی کا حاصل ضرب کم از کم سو ہاتھ ہونا چاہیے۔ [1]

۵ دردہ در پانی جاری پانی کے حکم میں ہے جیسے نہر کا پانی۔ لہٰذا نجاست پڑنے سے یہ پانی ناپاک نہیں ہوگا جب تک نجاست سے اُس پانی کا رنگ یا بُو یا مزہ تبدیل نہ ہو جائے۔ [1]

۶ اگرچہ دہ دردہ پانی صرف نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا مگر جان بوجھ کر اُس میں نجاست ڈالنا منع ہے۔ [1]

مُستَعمَل پانی کے احکام

وُضو و غُسل کے قابِل نہیں

مستعمل پانی طاہر ہے مُطَہِّر نہیں یعنی خُود پاک ہے مگر نجاستِ حُکمیہ کو دُور نہیں کر سکتا۔ لہٰذا مستعمل پانی سے وُضو اور غسل ادا نہیں ہوتے البتہ یہ نجاستِ حقیقیہ کو دُور کر دیتا ہے۔ [2]

[1] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۷۴، بہارِ شریعت حصہ دوم کتاب الطہارۃ کس پانی سے وضو جائز ہے کس سے نہیں ج ۱ ص ۱۰۵ [2] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۴۷، ۱۱۳، ۱۲۲

بَاَمْرِ مجبوری رعایت

اگر پانی کسی ایسے بڑے برتن میں ہے مثلاً ڈرم، ٹینکی، بڑا ٹب وغیرہ کہ جسے جُھکا کر پانی نہیں نکال سکتے یا دہ دردہ یعنی سو ہاتھ سے چھوٹے تالاب میں ہے اور پانی نکالنے کے لیے کوئی چھوٹا برتن نہیں اور نہ کوئی ایسا نابالغ بچّہ یا باوُضو آدمی ہے کہ جس سے اُس بڑے برتن یا تالاب سے پانی نکلوا سکیں اور نہ کوئی ایسا شخص ہے کہ جس سے چھوٹا برتن منگوا سکیں تو اب اِس مجبوری کی حالت میں مُحدِث یعنی بے وُضو یا بے غسل شخص اپنا بے دُھلا ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی نکالے گا۔ اِس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر بڑا برتن پانی سے بھرا ہُوا ہے کہ انگلیوں کی مدد سے بآسانی پانی نکل سکتا ہے تو بائیں ہاتھ کی انگلیاں مِلا کر صرف وہ انگلیاں برتن میں ڈال کر پانی اِس طرح نکالے کہ ہتھیلی کا کوئی حصہ پانی کو نہ چُھوئے اور اِس طرح پانی نکال کر دایاں ہاتھ گٹّے تک دھولے۔ پھر دایاں ہاتھ جہاں تک دھولیا ہے اُسے وہاں تک بڑے برتن کے پانی میں بِلا تکلُّف ڈال سکتا ہے اور اُس سے پانی نکال کر اپنے استعمال میں لاسکتا ہے اور اگر بڑا برتن پانی سے بھرا ہُوا نہ ہو کہ اُس میں پانی اتنا کم ہے کہ انگلیوں سے نکالنا دشوار ہے تو چُلّو کی مدد سے پانی نکال لے۔ مجبوری کی حالت میں ایسا کرنے سے پانی مستعمل نہ ہوگا کہ ایسی صورت ضرورتاً معاف رکھی گئی ہے۔

اِس معاملہ میں اِس بات کا خوب خیال رکھیں کہ جہاں تک ہاتھ ڈالنے سے ضرورت پوری ہوجاتی ہے بس اُس قدر ڈالیں اگر اُس سے زیادہ ڈالا مثلاً چُلّو ڈالنے سے ضرورت پوری ہوجاتی ہے مگر آدھی کلائی تک ہاتھ ڈال دیا تو پانی مستعمل ہوجائے گا۔

یہ رخصت اُس صورت میں ہے کہ جب ہاتھ صرف بے دُھلا ہو۔ اگر اُس پر کوئی نجاست لگی ہو تو اب برتن میں ہاتھ ڈالنا جائز نہیں کہ اِس صورت میں ہاتھ ڈالنے سے برتن کا سارا پانی ناپاک ہوجائے گا۔ [1]

نابالغ کا حکم

نابالغ بچّے کا بدن دُھلا ہو یا بے دُھلا وہ قلیل پانی میں مَس ہونے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا [2] کہ شرعاً نابالغ بچّے پر نجاستِ حکمیہ کا اِطلاق نہیں ہوتا۔

حیض ونفاس والی کا حکم

عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہے کہ ابھی خون آنا ختم نہیں ہُوا تو اِس حالت میں اگر اُس کا ہاتھ یا جسم کا کوئی حصہ پانی سے لگ جائے تو محض حیض ونفاس کی وجہ سے پانی مستعمل نہیں ہوگا۔ کہ وہ حیض یا نفاس ختم ہونے پر حدث والی یعنی بے غسل ہوگی۔ [3]

---

[1] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۴۴، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۲۰، بہارِ شریعت حصہ دوم کتاب الطہارت کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں ج ۱ ص ۱۰۶، وضو کا بیان ج ۱ ص ۹۰ [2] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۱۱۴ [3] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۱۱۷، ج ۳ ص ۲۵۴، فتاوی امجدیہ ص ۱۵

مُستَعمَل پانی مسجد میں گرانا حرام ہے

مستعمل پانی اگرچہ پاک ہے مگر قَذَر یعنی گِھن والی چیز ہے جیسے تُھوک، بلغم، رینٹھ وغیرہ۔ لہٰذا اسے مسجد میں ڈالنا جائز نہیں۔ آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ لوگ وُضو خانے سے وُضو کرنے کے بعد منہ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑتے ہیں۔ جو ناجائز و گناہ ہے[1] لہٰذا اعضائے وُضو کو وُضو خانہ یا مسجد سے باہَر اچھی طرح پونچھ لیں کہ جب مسجد میں داخل ہوں تو اُن سے کوئی قطرہ مسجد میں نہ گرے۔

پینا مکروہ ہے

مستعمل پانی اگرچہ پاک ہے مگر باعثِ گِھن ہونے کی وجہ سے اِس کا پینا مکروہ ہے۔ لہٰذا اِس سے بچنا چاہیے۔[2]

احتیاط کیجیے

بے غسل شخص کے لیے اِسی میں احتیاط ہے کہ وہ پانی پینے سے پہلے کُلّی کرلے اگر اُس نے کُلّی کیے بغیر کسی برتن سے پانی پیا تو جیسے ہی اُس کے بے دُھلے ہونٹ یا منہ کا کوئی بے دُھلا حصہ پانی سے مَس کرے گا تو اُس برتن کا سارا پانی مستعمل ہوجائے گا اور اُس کا پینا مکروہ ہوگا۔

---

[1] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۴۷ ، بہارِ شریعت حصہ سوم احکام مسجد کا بیان ج ۱ ص ۲۴۶ [2] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۱۲۲، ۲۷۸

اِسی طرح بے وُضو شخص بھی اپنے بے دُھلے منہ سے بااحتیاط پانی پیے۔ اگر بے احتیاطی کی وجہ سے اُس کے بے دُھلے ہونٹوں کا ظاہری حصہ پانی سے چُھو گیا تو برتن کا سارا پانی مستعمل ہو جائے گا اور اُس کا پینا مکروہ ہوگا۔

نوٹ عادۃً ہونٹ بند کرنے میں ہونٹوں کا جو حصہ ظاہر ہوتا ہے اگر بے وُضو شخص کے ہونٹوں کا وہ حصہ بے دُھلا ہو تو اُس کے پانی میں پڑنے سے پانی مستعمل ہوگا البتہ ہونٹوں کا اندرونی حصہ لگنے سے مستعمل نہیں ہوگا۔

آٹا اور سالن مکروہ ہو جاتا ہے

مستعمل پانی جہاں پینا مکروہ ہے وہاں اُس سے آٹا گوندھنا یا اُسے سالن میں ڈالنا بھی مکروہ ہے۔ [1]

وہ خواتین و مرد حضرات جو آٹا گوندھتے ہیں یا سالن بناتے ہیں اُنہیں احتیاط کی ضرورت ہے کہ وہ آٹا میں پانی ملاتے وقت اور سالن میں پانی ڈالتے وقت خیال رکھیں کہ جس برتن سے وہ پانی ڈال رہے ہیں اُس کے پانی سے اُن کا بے دُھلا ہاتھ مَس نہ ہو، وگرنہ اُس آٹے اور سالن کا استعمال مکروہ ٹھہرے گا۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ وہ آٹا گوندھنے اور سالن بنانے سے پہلے اپنے ہاتھ دھولیں۔

[1] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۱۲۲

مُستَعمَل پانی کو وُضو و غسل کے قابل کرنے کا طریقہ

مستعمل پانی کو وُضو و غسل کے قابل کرنے کے دو طریقے ہیں:

❶ جتنا پانی مستعمل ہے، اُس میں اُس سے زیادہ مقدار میں طاہر و مُطَہِّر یعنی غیر مستعمل پانی ملا دیں تو سارے کا سارا پانی مُطَہِّر یعنی قابلِ وُضو و غسل ہو جائے گا۔

❷ مستعمل پانی جس برتن میں ہے اُس میں طاہر و مُطَہِّر یعنی غیر مستعمل پانی اِس قدر ڈالیں کہ برتن بھر جائے اور پانی برتن سے باہَر بہنا شروع کر دے اور اتنا پانی بہہ جائے جو ایک تنکے[2] کو بہا لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ تو برتن کا سارا پانی مُطَہِّر یعنی قابلِ وُضو و غسل ہو جائے گا۔ [1]

قطعہ

اے عاجز! جس کسی نے پاسداری کی شریعت کی
اُسی خوش بخت پر برسی ہے بارش فضل و رحمت کی
مِرا ظاہر مُجَلّٰا ہو مِرا باطن مُصَفّٰا ہو
دُعا کرتا ہُوں تجھ سے یا خدا! ایسی طہارت کی

جَلَّ جَلَالُکَ

[1] ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۱۲۰، ۱۲۱ ؛ بہارِ شریعت حصہ دوم کتاب الطہارت کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں ج ۱ ص ۱۰۶ [2] کنز الدقائق ص ۷

یاد رکھیے! جس طرح نجاست کی دو اَقسام ہیں اِسی طرح جسمانی طہارت کی بھی دو اقسام ہیں۔

جسمانی طہارت کی اَقسام

❶ طہارتِ حقیقی ❷ طہارتِ حُکمی

طہارتِ حقیقی سے کیا مُراد ہے؟

بدن سے نجاستِ حقیقی (یعنی خُبث) کو دُور کرنا

یاد رہے! نجاستِ حقیقی کو نجاستِ ظاہری اور نجاستِ حسّی بھی کہا جاتا ہے۔

طہارتِ حُکمی سے کیا مُراد ہے؟

بدن سے نجاستِ حکمی (یعنی حَدَث) کو دُور کرنا اور اِس کی دو اَقسام ہیں۔

طہارتِ حُکمی کی اَقسام

❶ طہارتِ صُغریٰ یعنی وُضو ❷ طہارتِ کُبریٰ یعنی غسل

محترم بھائیو اور بُزرگو! ایک مسلمان کے لیے طہارت کی اہمیت کا اندازہ اِس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ روزانہ پنجگانہ نماز جو عاقل و بالغ مسلمان پر فرضِ عین ہے اُس کی ادائیگی کے لیے پہلی شرط طہارت ہے کہ اِس کے بغیر نماز ادا نہیں ہوتی اور فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی (نماز کو ہلکا و بے وُقعت سمجھتے ہوئے)

جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو کُفر لکھتے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ اُس بے وُضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی وتوہین کی۔ [1]

مقتدی کا اثر امام پر

مروی ہے کہ ایک روز نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صُبح کی نماز (یعنی نمازِ فجر) پڑھی تو (اُس میں) سورۂ روم کی تلاوت فرمائی تو آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو مُتَشابِہ لگ گیا تو جب نماز پڑھ چکے، ارشاد فرمایا:

مَا بَالُ اَقْوَامٍ یُّصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا یُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ فَاِنَّمَا یُلَبِّسُ عَلَیْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰٓئِکَ ۔ [2]

ترجمہ: اُن لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں (مگر) طہارت اچھی طرح نہیں کرتے۔ پَس ہم پر یہی لوگ قرآن مُشْتَبَہ کر دیتے ہیں۔

محترم بھائیو اور بُزرگو! نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نماز میں جو مُتَشابِہ لگا وہ حکمت پر مبنی تھا کہ امت کو تعلیم دے کہ امام کے ساتھ ساتھ مقتدی بھی کامل طہارت اختیار کریں وگرنہ اُن کی ناقص طہارت کا اثر امام کی نماز پر بھی آ سکتا ہے۔

شرحِ حدیث

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں:

[1] بہارِ شریعت حصہ دوم کتاب الطہارۃ ج ۱ ص ۸۵ [2] سنن نسائی کتاب الافتتاح باب القراءۃ فی الصبح بالروم ج ۱ ص ۱۵۱ (حدیث ۹۴۷)

جب بغیر کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ وَبال ہے تو بے طہارت نماز پڑھنے کی نُحوست کا کیا پوچھنا۔ [1]

اللہ تبارَک وتعالیٰ ہمیں کامل طہارت کرنے اور اپنے آپ کو ظاہری و باطنی نَجاستوں سے پاک رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور فُسّاق و فُجّار اور بد مذہبوں و بے دینوں کی ناپاک صحبت کے اثرِ بد سے بچائے اور ہمارے ایمانوں کی حفاظت فرمائے۔ ﴿اٰمین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن ﷺ﴾

تبلیغِ دین کی عالمی تنظیم تبلیغِ اسلامی ہمیں ایک دینی ماحول اور اچھی صحبت فراہم کرتی ہے۔اِس کے دینی ماحول کی بدولت انسان جہاں اچھی صحبت کی برکتیں پاتا ہے وہاں اُس کے اخلاق وکردار میں بھی نکھار آتا ہے۔

آیئے! قدم بڑھایئے! آپ بھی تبلیغِ دین کی عالمی تنظیم تبلیغِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔اِس کے تبلیغی اجتماعات میں شرکت اور تبلیغی قافلوں میں سفر کرکے اور دیگر دینی تبلیغی کاموں میں شامل ہوکر اپنی آخرت کو سنوارنے کے لیے کوشاں ہوجایئے۔

تبلیغِ دین کی عالمی تنظیم تبلیغِ اسلامی کا تبلیغی مقصد ہے:

ہم سب دین کی فکر کرنے والے، دین پر عمل کرنے والے اور دینِ اسلام کی تبلیغ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے اور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سچے غلام بن جائیں۔ ﴿اٰمین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن ﷺ﴾

[1] بہار شریعت حصہ دوم کتاب الطہارۃ ج ۱ ص ۸۵

تبلیغِ اسلامی

گلِ تبلیغ کا ہے گلستاں تبلیغِ اسلامی
ہے نورِ دین سے ہی ضَو فَشاں تبلیغِ اسلامی

یہ دورِ پُرفِتَن ہے اِس میں بھی حق و صداقت کی
مسلسل دے رہی ہے یہ اذاں تبلیغِ اسلامی

خدائے ہر جہاں کے ذکر کی محفل سجاتی ہے
شہِ دیں کی بھی ہے توصیف خواں تبلیغِ اسلامی

جو ناموسِ رسالت پر لُٹا دیتے ہیں جاں اپنی
ہے اُن دیوانوں کا ہی کارواں تبلیغِ اسلامی

نبی کی شان وشوکت ، جاہ وعظمت اور حُرمت کا
شبانہ روز کرتی ہے بیاں تبلیغِ اسلامی

جو بازارِ گنہ میں ٹھوکریں کھانے کے عادی ہیں
یقیناً اُن کی ہے جائے اماں تبلیغِ اسلامی

خدائے پاک و برتر ! از پئے تبلیغِ شاہِ دیں
بلندی پائے مثلِ آسماں تبلیغِ اسلامی

ہے نصب العین جو تبلیغِ دینِ مصطفےٰ اِس کا
مِرے مولیٰ ! ہو اِس میں کامراں تبلیغِ اسلامی

جہاں بھر سے ترے بندے ہوں شامل اِس میں یوں مولیٰ!
بنے بندوں کا بحرِ بیکراں تبلیغِ اسلامی

عقیدے اور عمل کی بات جب بھی ہو گی اے عاجزؔ!
نظر آئے گی حق کی ترجماں تبلیغِ اسلامی

مآخذ و مَراجِع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف / مؤلف	سنِ وصال	مطبوعہ
۱	قرآن مجید	کلام الٰہی جلّ جلالہٗ		ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
۲	کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن	امام احمد رضا خان محدث بریلوی	۱۳۴۰ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
۳	سنن نسائی (مجتبیٰ)	امام احمد بن شعیب النسائی	۳۰۳ھ	قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
۴	المعجم الکبیر	امام سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰ھ	مکتبۃ العلوم والحکم الموصل
۵	شعب الایمان	امام احمد بن حسین البیہقی	۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
۶	احیاء العلوم	امام محمد غزالی	۵۰۵ھ	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۷	کیمیائے سعادت	امام محمد غزالی	۵۰۵ھ	مکتبۃ الحقیقۃ ترکی
۸	کنزالدقائق	امام عبداللہ بن احمد نسفی	۷۱۰ھ	مطبع مجتبائی دھلی (انڈیا)
۹	فتاوی رضویہ	امام احمد رضا خان محدث بریلوی	۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور
۱۰	بہارِ شریعت	صدرالشریعہ علامہ محمد امجد علی قادری	۱۳۶۷ھ	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
۱۱	فتاوی امجدیہ	صدرالشریعہ علامہ محمد امجد علی قادری	۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی
۱۲	فتاوی مصطفویہ	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا نوری	۱۴۰۲ھ	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
۱۳	فتاوی نوریہ	فقیہ اعظم محمد نور اللہ نعیمی	۱۴۰۳ھ	دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور
۱۴	وقارالفتاوی	مفتی محمد وقارالدین قادری	۱۴۱۳ھ	بزم وقارالدین فیڈرل بی ایریا کراچی

رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی

قطعہ

تیرے حبیب نے یہ بخشا ہمیں عقیدہ
باقی رہے گا یارب ! اِک تُو ہی تُو ہمیشہ
عاجز کی یہ دُعا بھی کرلے قبول مولیٰ!
پیشِ نظر ہو اِس کے ہر دَم نبی کا اُسوہ

جَلَّ جَلَالُکَ ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

تقریظِ جلیل

حضرت علامہ مولانا ابوالحسنین مفتی محمد وسیم اختر المدنی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

وہ علوم جن کے بغیر انسان کی عبادات اور معاملات درست نہ ہوں اُن کا سیکھنا ہر ایک مسلمان پر فرضِ عین ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔

ترجمہ: ''علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے''۔ (صحیح بخاری)

پاکی، ناپاکی کے احکام سیکھنا بھی اِنہی فرض عُلوم میں سے ہے۔ آج مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد احکامِ شرع سے غافل وجاہل ہے جس کی وجہ سے اُن کی عبادتیں ناقص وباطل قرار پاتی ہیں۔ عقائدِ اسلامیہ اور احکامِ شریعت کو آسان انداز میں عام مسلمانوں تک پہنچانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

امیرِ تبلیغِ اسلامی مولانا محمد ابراہیم عاجز قادری مدظلہ العالی نے اس ضرورت کو محسوس کر کے مستند ومعتبر ضخیم کتابوں سے اخذ کر کے عام فہم انداز میں مختصر کتابچہ بنام ''احکامِ طہارت ونجاست'' کی صورت میں عام مسلمانوں تک طہارت کے احکام پہنچانے کی سعی کی ہے۔

میں نے اس کتاب کو عوام کے لئے بہت مفید پایا۔ اللہ تعالیٰ مؤلّف کو یہ کتاب مرتب کرنے پر بہترین جزاءِ خیر عطا فرمائے اور جہالت کے خاتمے کے لئے اِس طرح کے عام فہم انداز میں مزید تحریری کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے علم وعمل اور روحانیت میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

ابوالحسنین مفتی محمد وسیم اختر المدنی

رئیس دارالافتاء فیضان شریعت جامع مسجد فیضان شریعت اقبال کالونی مارٹن روڈ نیو ٹین ہٹی کراچی

وانچارج شعبہ تخصص فی الفقہ والافتاء دارالعلوم نعیمیہ کراچی

20، ربیع 2015ء، ۲۸/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ